بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

تذكرة الاولياءٔ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن — لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اُردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

www.maktabah.org

کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

www.maktabah.org

باب ۔ ۸۰

حضرت شیخ ابو العباس قصاب رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف: آپ کا شمار اپنے دور کے صدیقین میں ہوتا ہے۔ آپ کو تقویٰ و طہارت کی وجہ سے نفس کی خامیاں معلوم کرنے میں بڑا درک حاصل تھا۔ لوگ آپ کو عامل مملکت کے خطاب سے یاد کرتے تھے اور حضرت شیخ ابو الخیر جیسے عظیم المرتبت بزرگ آپ کے ارادت مندوں میں شامل تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر لوگ تم سے یہ سوال کریں کہ کیا تم خدا شناس ہو تو تم ہرگز یہ نہ کہنا کہ ہم پہچانتے ہیں بلکہ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معرفت عطا کر دی ہے۔

ارشادات: آپ کا ارشاد ہے کہ خلق الٰہی اختیار کرو ورنہ سدا غم و آلام میں گرفتار رہو گے اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے بھلائی کا خواہاں ہوتا ہے اس کے اعضاء کو مکمل علم بنا کر ہر عضو کو سلب کر کے اپنی جانب کھینچ کر نیست کر دیتا ہے تاکہ اس کی نیستی میں اپنی ہستی کا ظہور فرما دے اور جب بندہ نیست ہو جاتا ہے اور اس پر خدا کی ہستی کا ظہور ہوتا ہے تو اپنی صفات کے ذریعہ جب مخلوق کا مشاہدہ کراتا ہے تو وہ بندہ مخلوق کو میدان قدرت میں ایک گیند کی طرح پاتا ہے اور اس گیند کو اللہ تعالیٰ گردش دیتا رہتا ہے۔ فرمایا کہ تمام مخلوق خدا سے آزادی طلب کرتی رہتی ہے لیکن میں اس سے بندگی کا طالب رہتا ہوں کیونکہ بندہ کی سلامتی اس کی بندگی میں ہی ہے اور آزادی طلب کرنے سے بندہ ہلاکت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میرے اور تمہارے مابین یہ فرق ہے کہ میں اپنا مدعا خدا کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ اور تم اپنا مدعا مجھ سے بیان کرتے ہو اور میں اس کو دیکھتا اور سنتا ہوں لیکن تم مجھے دیکھتے اور سنتے ہو۔ حالانکہ انسان ہونے میں ہم دونوں مساوی ہیں۔ فرمایا کہ مرید مرشد کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے اور اس آئینہ میں اسی طرح دیکھا جا سکتا ہے جیسے مرید نور ارادت سے مشاہدہ کرتا ہے۔ اور صحبت مرشد کا اجر ایک سو رکعت نفل سے بھی فزوں تر ہے۔ فرمایا کہ اہل دنیا کی نیت سے زیادہ ثواب اس چیز میں ہے کہ بھوک میں ایک لقمہ کم کھایا جائے اور اہل دنیا جس شے کو عزت کی نظروں سے دیکھتے ہیں عقبیٰ میں ان کی حیثیت ذرہ برابر بھی نہیں۔ فرمایا کہ ہر صوفی کسی شے یا مرتبہ کا خواہش مند ہوتا ہے لیکن میں کسی بھی شے اور مرتبے کا خواہاں نہیں ہوں۔ البتہ یہ ضرور چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری خودی کو مجھ سے دور فرما دے۔ فرمایا کہ میری طاعت و معصیت دو چیزوں سے وابستہ ہے۔ اول جب میں کھانا کھاتا ہوں تو میرے اندر ارتکاب معصیت کا جذبہ رونما ہوتا ہے۔ دوم کھانا نہ کھانے کی صورت میں جذبہ عبادت پیدا ہو جاتا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ کھانے سے عبادت الٰہی سے نفرت اور رغبت گناہ پیدا ہوتی اور

www.maktabah.org

فاقہ کشی سے نفسانی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں اور خود بخود عبادت کی جانب قلب متوجہ ہوتا ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ترک غذا خود ایسی عبادت ہے جو عبادت کی رغبت پیدا کرتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ علم ظاہری پر بحث کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ علم ظاہری وہ جوہر ہے کہ تمام انبیاء کرام اسی کے ذریعہ دعوت دیتے رہے اور اگر اللہ تعالیٰ اس جوہر کے ذریعہ حجاب توحید اٹھادے تو علم ظاہری خود پردہ عدم میں روپوش ہو جائے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فناو بقااور نور و ظلمت ہر شے سے مبرا ہے۔ فرمایا کہ حضور اکرمؐ ہر گز مردہ نہیں ہیں بلکہ تم خود مردہ ہو اسی لئے تمہاری آنکھیں ان کو مردہ دیکھتی ہیں۔ فرمایا کہ خدا نے دنیا میں ایسے لوگ بھی پیدا کئے جنہوں نے دنیا کے ہر عیش و راحت کو اہل دنیا کے لئے چھوڑ دیا اور عقبیٰ کی تمام راحتیں اہل عقبہ کے لئے چھوڑ دیں اور خود اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے سے بے نیاز ہو گئے اور ان کو اس پر فخر بھی ہے کہ خدا نے بارگاہ ربوبیت میں مرتبہ عبودیت عطا کر کے اپنا بندہ ہونے کا اعزاز عطا فرمایا اس لئے ہمیں دین و دنیا میں اس کے سوا کسی دوسری شے کی احتیاج باقی نہیں رہی۔ فرمایا کہ بندوں میں سب سے زائد خوش نصیب وہ بندہ ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے کرم سے اس کی ہستی پر آگاہ فرمادے۔ فرمایا کہ نیکوں کی صحبت اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے اور تمہیں ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جن کی صحبت ظاہر و باطن کو نور معرفت سے مجلی کر دے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہزار بندوں میں سے صرف کسی ایک ہی کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ فرمایا کہ دنیا تو نجس ہے لیکن وہ قلب اس سے بھی زیادہ نجس ہے جس نے دنیا کی محبت اختیار کر لی۔ فرمایا کہ قرب الٰہی میں رہنے والے بندے مخلوق سے دور رہتے ہیں اور مخلوق کو ان کے احوال کا پتہ نہیں چلتا۔ فرمایا کہ جب تک من و تو کا جھگڑا باقی رہتا ہے اس وقت تک ارشارات و عبارات بھی ظاہر رہتی ہے لیکن جب یہ فرق ختم ہو جاتا ہے تو اشارات و عبارات یکسر طور پر ختم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے کماحقہ واقف ہونے والوں میں یہ قوت باقی نہیں رہتی کہ وہ خود کو خدا شناس کہہ سکیں۔ فرمایا کہ شب و روز میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں جس میں بندوں پر خدا کا فیضان نہ ہوتا ہو اور خدا کے سوا دوسری شے کے طلب گار در حقیقت دو خداؤں کے پرستار ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ تم لوگ میرا ادب کرو کیونکہ بہت ہی کم شعور ہے وہ ماں جو اپنے شیر خوار بچے سے ادب کی طالب ہو۔ فرمایا کہ ابلیس کشتہ خداوندی ہے اور کشتہ الٰہی کو سنگسار کرنا شجاعت کے منافی ہے۔ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ محشر میں تمام مخلوق کا حساب میرے سپرد کر دے تو میں مخلوق کو چھوڑ کر تمام حساب کتاب ابلیس ہی سے کروں گا لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ بات ممکن نہیں۔ پھر فرمایا کہ میرے مراتب کو اہل دنیا نے نہیں دیکھا کیونکہ ہر فرد اپنے ہی مرتبہ کی حیثیت سے مجھ کو دیکھتا ہے اس لئے جس مرتبہ کے وہ لوگ ہیں، اس مرتبہ کا مجھ کو بھی تصور کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میرا وجود حضرت آدم کے لئے باعث فخر اور حضور اکرمؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

www.maktabah.org

یعنی قیامت میں حضرت آدم اس بات پر فخر کریں گے کہ میں ان کی اولاد میں ہوں اور حضور اکرمؐ کی آنکھیں اس چیز سے ٹھنڈک حاصل کریں گی کہ میں ان کی امت میں ہوں۔ فرمایا کہ حشر میں تمام پرچموں سے زیادہ بلند میرا پرچم ہو گا اور جب تک حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت موسیٰؑ تک میرے پرچم تلے نہیں آ جائیں گے میں باز نہیں آؤں گا۔ حضرت مصنف فرماتے ہیں کہ یہ قول بھی اسی قول کی طرح ہے جیسا کہ ہم پہلے حضرت بایزید بسطامی کا قول نقل کر چکے ہیں کہ میرا پرچم حضرت موسیٰؑ کے پرچم سے بڑا ہے۔ فرمایا میرے زہد کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ میں نے ہاتھ میں بیلچہ لئے ہوئے، بحر غیب کے ساحل پر ایک بیلچہ مارا، تو عرش سے تحت الثریٰ تک ہر شے کو منہدم کر دیا پھر دوسرا بیلچہ مارا تو کچھ بھی باقی نہ رہا یعنی پہلے ہی اقدام میں تمام چیزیں میرے سامنے سے ہٹ گئیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ محشر میں ایک جماعت کو جنت میں اور دوسری کو جہنم میں بھیج کر دونوں کو دریائے غیب میں غرق کر دے گا۔ فرمایا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا قیام ہے وہاں ارواح کے سوا کسی کا گزر ممکن نہیں بعض لوگوں نے پوچھا کہ قیامت میں جب تمام لوگ فردوس و جہنم میں جا چکے ہوں گے تو جواں مرد کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ جوانمردوں کے لئے دنیا و عقبیٰ میں جگہ نہیں۔

حالات۔ کسی نے خواب میں قیامت کو دیکھا اور ہر سمت آپ کی جستجو میں پھرنے کے باوجود کہیں آپ کا پتہ نہیں چلا پھر بیداری کے بعد جب اس نے آپ سے مفصل خواب بیان کیا تو فرمایا کہ بو دونا بود کو تم وہاں کیسے پا سکتے تھے کیونکہ میں تو خدا سے یہ پناہ طلب کرتا رہتا ہوں کہ لوگ مجھے قیامت میں پا سکیں۔ یعنی خدا تعالیٰ مجھ کو ایسا نیست کر دے کہ قیامت میں بھی اس کے سوا مجھے کوئی نہ دیکھ سکے۔

ایک مرتبہ آپ تنہائی میں عبادت کر رہے تھے تو مسجد میں موذن نے قد قامت الصلوٰۃ کہا اور آپ نے جواب میں فرمایا کہ یہاں سے اٹھ کر خدا کی بارگاہ میں آنا میرے لئے دشوار ہے لیکن جب شریعت کا خیال آیا تو مسجد میں جا کر با جماعت نماز ادا کر لی۔

باب۔ ۸۱

حضرت ابو اسحٰق ابراہیم بن احمد خواص رحمتہ اللہ علیہ کے حالات و مناقب

تعارف۔ آپ طریقت و حقیقت کے سرچشمہ اور تجرید و توحید کے منبع و مخزن تھے اور آپکا شمار عظیم ترین بزرگوں میں ہوتا تھا اسی وجہ سے آپ کو رئیس المتکلمین کہا جاتا تھا۔ آپ حضرت جنیدؒ بغدادی اور حضرت

www.maktabah.org

PDF.Tarikhema.ir (Historical e-Books)

هو

121

تذکرة الأولياء

فریدالدین ابوحامد محمدبن ابوبکر ابراهیم بن اسحق عطار
کدکنی نیشابوری

نشر الکترونیکی : کتابخانه، تاریخ ما – **پایگاه** دانلود کتابهای تاریخی و مذهبی

تهیه از : اِنی کاظمی

http://pdf.tarikhema.ir

Ancient.ir

PDF.Tarikhema.ir

PDF.Tarikhema.ir

PDF.Tarikhema.ir

تاریخ جهان

PDF.Tarikhema.ir

PDF.Tarikhema.ir (Historical e-Books)

PDF.Tarikhema.ir
PDF.Tarikhema.ir
PDF.Tarikhema.ir
تاریخ جهان
PDF.Tarikhema.ir

PDF.Tarikhema.ir (Historical e-Books)

جمع آمدند برای نماز جنازه و بآخر بود بدانست که حال چیست گفت: عجبا کار جماعتی مردگان آمده‌اند تا برزنده نماز کنند گفتند بگو لااله الاالله گفت: چون غیر او نیست نفی چه کنم گفتند چاره نیست کلمهٔ بگو گفت: سلطان محبت میکوبدرشوت نپذیرم مگر یکی آواز برداشت و شهادتش تلقین کرد گفت: مرده آمده است تا زنده را بیدار کند آخر چون ساعتی برآمد گفتند چونی گفت: به محبوب پیوستم و جان بداد و بعد از آن بخوابش دیدند گفتند بامنکر و نکیر چه کردی گفت: درآمدند و گفت: خدای تو کیست گفتم خدای من آنست که شما را و جمله فرشتگان را نصب کرد تا پدرم آدم را سجده کردند و من در پشت پدر بودم و در شما نظاره می‌کردم گفت: منکر ونکیر با یکدیگر گفتند که نه تنها جواب خود می‌دهد بلکه جواب جمله فرزندان آدم باز داد بیا تا برویم.
نقلست که ابوالحسن حصری علیه الرحمة که گفت: شبلی را به خواب دیدم گفتم با تو چه رفت گفت: مرا حاضر کردند و گفتند چیزی خواهی گفتم بار خدایا اگر بجنت عدنم فرود آری عدل تو است و اگر اهل وصالم گردانی فضل توست باردیگر بخواب دیدند گفتند خدای با تو چه کرد گفت: مرا مطالبت نکرد به برهان بر دعویها که کردم مگر بیک چیز که روزی گفتم هیچ زیان کاری و حسرت بزرگتر از آن نیست که از بهشت بازمانی و بدوزخ فرو شوی گفت: حق تعالی گفت: چه حسرت و زیان کاری بزرگتر از آنکه از دیدار من بارگردند و محجوب مانند.
باری دیگرش بخواب دیدند پرسیدند که کیف وجدت سوق الاخره گفتند بازار آخرت چگونه یافتی گفت: بازاریست که رونق ندارد درین بازار مگر جگرهای سوخته و دلهای شکسته و باقی همه هیچ نیست که اینها سوخته را مرحم می‌نهند و شکسته را باز می‌بندند و بهیچ التفات نمی‌کنند، رحمةالله علیه.

ذکر ابونصر سراج رحمةالله علیه

آن عالم عارف آن حاکم خایف آن امین زمرهٔ کبرا آن نگین حلقهٔ فقرا آن زبدهٔ امشاج شیخ وقت ابونصر سراج رحمةالله علیه امامی به حق بود و یگانهٔ مطلق و متعین و متمکن و او را طاوس الفقرا گفتندی و صفت و نعت او نه چندانست که در قلم و بیان آید و یا در عبارت و زبان گنجد و در فنون علم کامل بود و در ریاضت و معاملات شأنی عظیم داشت و در حال و قال و شرح دادن به کلمات مشایخ آیتی بود و کتاب لمع او ساخته است و اگر کسی خواهد بنگرد و از آنجا او را معلوم کند و من نیز کلمهٔ چند بگویم سری و سهل را و بسی مشایخ کبار را دیده بود و از طوس بود ماه رمضان به بغداد بود ودرمسجد شونیزیه خلوت خانهٔ بدو دادند و امامت درویشان بدومسلم داشتند تا عید جمع اصحاب را امامت کرد و اندر تراویح پنج بار قرآن ختم کرد هر شب خادم قرصی بدر خلوت خانهٔ او بردی و بدو دادی تا روز عید شد و او برفت خادم نگاه کرد آن قرصکها بر جای بود.
نقلست که شبی زمستان بود و جماعتی نشسته بودند و در معرفت سخن می‌رفت و آتش در آتشدان می‌سوخت شیخ را حالتی درآمد و رو بر آن آتش نهاد خدای را سجده آورد مریدان که آن حال مشاهده کردند جمله از بیم بگریختند چون روز دیگر بازآمدند گفتند، شیخ سوخته باشد شیخ را دیدند در محراب نشسته روی او چون ماه می‌تافت گفتند شیخا این چه حالت است که ما چنان دانستیم که جمله روی تو سوخته باشد گفت: آری کسی که بر این درگاه آب روی خود ریخته بود آتش روی او نتواند سوخت.
و گفت: آتش است در سینه و دل عاشقان مشتعل گردد و هرچه مادون الله است همه را بسوزاند و خاکستر می‌کند.
از ابن سالم شنودم که گفت: نیت بخداست و از خداست وبراه خداست و آفاتی که در نماز افتد از نیت افتد و اگرچه بسیار بود آنرا موازنه نتوان کرد بانیتی که خدا را بود بخدای بود.
و سخن اوست که گفت: مردمان در ادب بر سه قسمند یکی بر اهل دنیا که ادب به نزدیک ایشان فصاحت و بلاغت و حفظ علم و رسم و اسماء ملوک و اشعار عربست و دیگر اهل دین که ادب به نزدیک ایشان تأدیب جوارح و حفظ حدود و ترک شهوات و ریاضت نفس بود و دیگر اهل خصوص که به نزدیک ایشان ادب طهارت دل و مراعات سرو وفاء عهد ونگاهداشتن وقت است و کم نگرستن بخاطرهای پراکنده و نیکو کرداری در محل طلب و وقت حضور و مقام قرب است.
نقلست که گفت: هر جنازهٔ که بر پیش خاک من بگذارند مغفور بود تا در طوس هر جنازهٔ که آرند نخست در پیش خاک او برآرند به حکم این اشارت و آنگاه ببرند، قدس الله سره العزیز و رحمةالله علیه.

ذکر شیخ ابوالعباس قصاب رحمةالله علیه

آن گستاخ درگاه آن مقبول الله آن کامل معرفت آن عامل مملکت آن قطب اصحاب شیخ وقت ابوالعباس قصاب

PDF.Tarikhema.ir
PDF.Tarikhema.ir
PDF.Tarikhema.ir تاریخ جهان PDF.Tarikhema.ir

PDF.Tarikhema.ir (Historical e-Books)

آنکه بثری خدای را نشایستی.
و گفت: من با اهل سعادت برسول صحبت کنم و با اهل شقاوت به خدا.
و گفت: از شما در نخواهم ادب بیهوده، مادری بود که از فرزند شیر خواره ادب در خواهد؟ از شما ادب آن در خواهد که با شما به نصیب خویش زندگانی کند.
و گفت: ابلیس کشتهٔ خداوند است جوانمردی نبود کشته خداوند خویش را سنگ انداختن.
و گفت: فردا حساب قیامت کند در دست من کند بیند که چه کند همه را در پیش کنم و ابلیس را مقام سازم و لیکن نکند.
و گفت: هرگز کس مرا ندیده و هرکه مرا بینداز من صفت خویش بیند.
و گفت: یک سجده که بر من براند بهستی خویش و نیستی من بر من گرامی‌تر از هرچه آفرید و آفریند.
و گفت: من فخر آدم وقرةالعین مصطفی ام آدم فخر کند که گوید این ذریت منست پیغامبر را چشم روشن گردد که گوید این از امت منست.
و گفت: وطای من بزرگست ازو باز نگردم تا از محمد تا در تحت وطای من نیارد این آن معنی است که شیخ بایزید گفته است لوائی اعظم من لواء محمد و شرح این در پیش داده‌ایم.
از او پرسیدند که زهد چیست گفت: بر لب دریاه غیب ایستاده بودم بیلی در دست یک بیل فرو بردم از عرش تاثری بدان یک بیل برآوردم چنانکه دوم بیل را هیچ نمانده بود و این کمترین درجهٔ زهدست یعنی هرچه صورت بود در قدم اول از پیشم برخاست.
و گفت: حق تعالی قومی را به بهشت فروآورد و قومی را بدوزخ پس مهار بهشت ودوزخ بگیرد و در دریای غیب اندازد.
و گفت: آنجا که خدای بود روح بود و بس.
و گفت: اهل بهشت به بهشت فرود آیند و اهل دوزخ به دوزخ پس جای جوانمردان کجا بود که او را جای نبود نه در دنیا و نه در آخرت.
نقلست که یکی قیامت بخواب دید و شیخ را طلب می‌کرد در جمله عرصات شیخ را هیچ جای نیافت دیگر روز بیامد وشیخ را آن خواب بگفت: شیخ گفت: آنگاه چنین خوابت را رایگان نگویند چون ما نبودیم اصلا ما را چون بازنتوان یافت واعوذبالله از آن که ما را فردابازتوان یافت.
نقلست که یکی به نزدیک او آمد و گفت: یا شیخ می‌خواهم که به حج روم گفت: مادر و پدر داری گفت: دارم گفت: برو رضای ایشان نگاهدار برفت و بار دیگر بازآمد وگفت: اندیشه حج سخت شد گفت: دوست پدر قدم درین راه بصدق بنهادهٔ اگر بصدق نهاده بودیش نامه از کوفه باز رسیدی.
نقلست که یک روز در خلوت بود مؤذن گفت: قدقامت الصلوة گفت: چون سخت است از صدر و از درگاه می‌باید آمد برخاست و عزم نماز کرد.
نقلست که کسی از او پرسید که شیخا کرامت تو چیست گفت: من کرامات نمی‌دانم اما آن می‌دانم که در ابتدا هر روز گوسفندی بکشتمی و تا شب برسر نهاده می‌گردانیدمی در جمله شهر تا تسوی سود کردمی یا نه امروز چنان می‌بینم که مردان عالم برمی‌خیزند و از مشرق تا به مغرب به زیارت ما پای افزار درپا می‌کنند چه کرامت خواهید زیادت ازین. رحمةالله علیه و الله اعلم بالصواب.

ذکر شیخ ابوعلی دقاق رحمةالله علیه

آن استاد علم و بیان آن بنیاد کشف و عیان آن گمشده عشق و مودت آن سوخته شوق و محبت آن مخلص درد و اشتیاق شیخ وقت ابوعلی دقاق رحمةالله علیه و قدس الله سره العزیز امام وقت بود و شیخ عهد و سلطان طریقت و پادشاه حقیقت و زبان حق بود در احادیث و تفسیر و بیان و تقریر و وعظ و تذکیر شانی عظیم داشت و در ریاضت و کرامت آیتی بود و در لطایف و حقایق ومقام و حال متعین مرید نصرآبادی بود و بسی مشایخ کبار را دیده بود و خدمت کرده بزرگان گفته‌اند در هر عهدی نوحه‌گری بوده است و نوحه‌گر آن وقت بوعلی دقاقست آن درد شوق و سوز و ذوق که او را بوده است کس را نشان ندهند وهرگز درعمر خویش پشت بازننهاده بود و ابتدا در مرو بود که واقعهٔ بدو فرود آمد چنانکه به یکی از کبار مشایخ گفت: در مرو ابلیس رادیدم که خاک بر سر می‌کرد گفتم ای لعین چه بوده است گفت: خلعتی که هفتصد هزار سالست با منتظر آن بودم و در آرزوی آن می‌سوختم در بر بسر آرد فروشی انداخت.
شیخ بوعلی فارمدی با کمال عظمت خویش می‌گوید مرا هیچ حجت فردا نخواهد بود الا آنکه گویم بوعلی دقاقم.
و استاد بوعلی می‌گوید درخت خودروست که کسی او را نپرورده باشد برگ بیارد و لیکن بار نیارد و اگر

PDF.Tarikhema.ir
PDF.Tarikhema.ir
PDF.Tarikhema.ir تاریخ جهان PDF.Tarikhema.ir

النصف الثاني

من

كتاب

تذكرة الأولياء

من تصنيف

الشيخ أبي حامد محمد بن أبي بكر ابراهيم الشهير بفريد الدين

عطار النيسابوري

كه در قرن سابع هجري نوشته شده

وحالا بتاريخ ١٣٢٥ هجري مطابق ١٩٠٧ ميلادي

بسعي واهتمام وتصحيح

أقل عباد

رينولد الن نيكلسون

مدرس زبان فارسي در دار الفنون كيمبريج

بزيور طبع آراسته گرديد

وقد

سبقه النصف الأول

طبع في مطبعة بريل في مدينة ليدن

وهي من مدائن ممالك الفلمنك المحروسة

ذكر شيخ ابو العبّاس قصّاب رحمة الله عليه

آن گستاخ درگاه آن مقبول الله آن كامل معرفت آن عامل مملكت آن قطب اصحاب شيخ وقت ابو العبّاس قصّاب رحمة الله عليه شيخ عالم و محترم مشايخ بوذ و صدّيق وقت بوذ و در فتوّت و مروّت باذشاه و در آفات عيوب نفس ديذن الاعجوبهٔ بوذ و در رياضت و كرامت و فراست و معرفت شانى عظيم داشت اورا عامل مملكت گفته اند و بير و سلطان عهد بوذ و شيخ ميهنه‌را گفت كه اشارت و عبارت نصيب تُست نقلست كه شيخ ابو سعيدرا گفت اگر ترا برسند كه خذاى تعالى شناسى مگو كه شناسم كه آن شركست و مگو كه نشناسم كه آن كفرست وليكن جنين گوى كه عَرَّفَنَا اللهُ ذاتَهُ بفضله يعنى خذاى تعالى مارا آشناء ذات خوذ گرداناذ بفضل خويش و گفت اگر خواهذ و اگر نه با خذاى خوى مى بايذ كرد و اگر نه در رنج باشذ و گفت اگر با تو خير خواهذ علمرا در جوارح تو نگاه دارذ و اندامهاء تو يك بيك از تو بستانذ و با خويشتن گيرذ و نيستى تو بتو نمايذ تا بنيستى تو هستى او آشكارا شوذ بصفات خويش در خلق نگرى خلق‌را جون گوى بينى در ميدان قدرت بس گردانيذن گوى‌را خذاوند گوى‌را بوذ و گفت هركسى از وى آزاذى طلبند و من ازو بندگى كه بندهٔ او در بند او بسلامت بوذ و آزاذ در معرض هلاكت و گفت فرق ميان من و شما يك جيز بيش نيست و آن آنست كه شما فرا ما گوييذ و ما فرا او گوييم شما از ما شنويذ و ما ازو شنويم و شما مارا بينيذ و ما اورا بينيم والاّ ما نيز جون شما مردميم و گفت بيران آينهٔ تو اند جنان بينى ايشانرا كه تويى و گفت مريدى اگر بيك خدمت درويش قيام نمايذ آن ويرا بهتر بوذ از صذ ركعت نماز افزونى و اگر يك لقمه از طعام كم خورذ ويرا بهتر از آن كه همه شب نماز كنذ و گفت بسيار جيزهارا دوست داريم كه يك ذرّه آنجا نباشيم و گفت صوفيان مى آمذندى هركسى بجيزى

و بجایی بایستی و مرا بـای نبایستی و هر کسی‌را منی بایستی و مرا من نبایستی مرا بایستی که من نباشم و گفت طاعت و معصیت من در دو جیز بسته اند جون بخورم مایهٔ همه معصیت در خوذ بیابم و جون دست باز کشم اصل همه طاعت از خوذ بیابم و وقتی علم ظاهررا یاذ کرد و گفت آن جوهریست که دعوت صذ و بیست و اند هزار بیغامبر در آن نهاذه اند اگر از آن جوهر ذرّهٔ بدیذ آیذ از بردهٔ توحید زوذ از هستی خویش این همه در فنا روذ و گفت نه معرفتست و نه بصیرت و نه نور و نه ظلمت نه فنا آن هستی هستست، و گفت مصطفی نه مرده است نصیب جشم تو از مصطفی مرده است و گفت باذشاه عالمرا بندگانی اند که دنیا و زینت دنیا بخلق رها کرده اند و سرای آخرت و بهشت بمطیعان گذاشته و ایشان با خذاوند قرار گرفته گویند مارا خوذ این نه بس که رقم عبودیّة از درگاه ربوبیّت بر جان ما کشیذه اند که ما جیزی دیگر طلبیم و گفت خنك آن بنده که اورا با او نموذند و گفت جوانمردان راحت خلقند نه وحشت خلق که ایشانرا صحبت بـا خذاء بوذ از خلق و از خذاء بخلق نگرند و گفت صحبت نیکان و بقعهای گرامی بنده‌را بخـذاء نزدیك نکنذ بنده بخذایی خذا نزدیك کنذ صحبت با آن دار که باطن و ظاهر بصحبت او روشن شوذ و گفت حق تعالی از صذ هزار از فرزنـد آدم یکی‌را بر دارذ براء خویش و گفت دنیا گنده است و گنده‌تر از دنیا دلیست که خذاء تعالی آن دل بعشق دنیا مبتلا گردانیذه است و گفت که طمع کردن ناجوانمردیست و منع کردن ناجوانمردی و گفت هرجند که خلق بخالق نزدیکترست نزدیك خلق عاجزترست و گفت همـه اسیر وقتند و وقت اوست و همه اسیر خاطر اند و خاطر اوست و گفت دعوت صذ و بیست و اند هزار بیغامبر علیهم السلام همه حقّست لیکن صفت خلقست جون حقیقت نشان کنذ نه حق ماند و نه باطل و گفت من و تو بوذ اشارت

باشذ و عبارت و جون من و تو بر خاست نه اشارت ماند و نه عبارت و گفت اگر ترا ازو آگهی بوذی نیارستی گفت که ازو آگهی است و گفت شب و روز بیست جهـار ساعتست هیچ ساعتی نیست تا اورا بر تو آمذنی نیست و گفت امر خویش بر تو نگـاه دارذ دست بردهٔ و اگر ندارذ آدم بایذ با همه فرزندانش تا با تو بگریند و گفت اگر کسی بوذی که خذایرا طلب کردی جز خذای خذای دو بوذی و گفت خذاءرا خذاء جویذ خذاءرا خذاء یابذ خذاءرا خذاء دانـذ و گفت اگر خذای یك ذرّه بعرش نزدیکتر بوذی از آنك بثری خذایرا نشایستی و گفت من با اهل سعادت برسول صحبت کنم و با اهل شقاوت بخذا و گفت از شما در نخواهم ادب بیهوذه ماذری بوذ که از فرزند شیرخواره ادب در خواهذ از شما ادب آن در خواهذ که با شما بنصیب خویش زندگانی کنذ و گفت ابلیس کشتهٔ خذاوندست جوانمردی نبوذ کشتهٔ خذاونـد خویشرا سنگ انداختن و گفت فردا حساب قیامت کنذ در دست من کنذ بینذ که جکنم همه‌را در بیش کنم و ابلیس‌را مقام سازم ولیکن نکنذ و گفت هرگز کس مرا ندیذه است و هرکه مرا بینذ از من صفت خویش بینذ و گفت یك سجده که بر من برانذ بهستی خویش و نیستی من بر من گرامی‌تر از هرجه آفریذ و آفرینذ و گفت من فخر آدم و قرّة العین مصطفی ام آدم فخر کنذ که گویذ این ذرّیّت منست بیغامبررا جشم روشن گردذ که گویذ این از امّت منست و گفت وطاء من بزرگست ازو باز نگردم تا از آدم تا محمّد در تحت وطای من نیارذ این آن معنیست که شیخ بایزید گفته است لِوائی أَعْظَمُ مِن لِواءِ مُحَمَّدٍ و شرح این در بیش داذه ایم ازو برسیذند که زهد جیست گفت بر لب دریاء غیب ایستاذه بوذم بیلی در دست یك بیل فرو بردم از عرش تا ثری بذان یك بیل بر آوردم جنانك دوم بیل‌را هیچ نمانذه بوذ و این کمترین درجهٔ زهدست یعنی هرجه

صورت بوذ در قدم اوّل از بیشم بر خاست و گفت حق تعـالی قوی‌را ببهشت فرو آورد و قوی‌را بدوزخ بس مهار بهشت و دوزخ بگیرذ و در دریاء غیب اندازذ و گفت آنجا که خذاء بوذ روح بوذ و بس و گفت اهل بهشت ببهشت فروذ آیند و اهل دوزخ بدوزخ بس جای جوانمردان کجا بوذ که اورا جای نبوذ نـه در دنیا و نه در آخرت نقلست که یکی قیامت بخواب دیذ و شیخ‌را طلب می کرد در جملهٔ عرصات شیخ‌را هیچ جای نیافت دیگر روز بیامذ و شیخ‌را آن خواب بگفت شیخ گفت آنگـاه جنین خواب‌را رایگان نگویند جون ما نبوذیم اصلاً مارا جون باز توان یافت و أعوذُ بالله از آنك مارا فردا باز توان یافت نقلست که یکی بنزدیکی او آمذ و گفت یا شیخ می خواهم کـه بحج روم گفت ماذر و بذر داری گفت دارم گفت برو رضاء ایشان نگاه دار برفت و بار دیگر باز آمذ و گفت اندیشهٔ حج سخت شذ گفت دوست بذر قدم درین راه بصدق ننهاذهٔ اگر بصدق نهاذه بوذیش نامه از کوفه باز رسیذی نقلست که یك روز در خلوت بوذ موٴذّن گفت قَدْ قامتِ ٱلصَّلٰوة گفت جون سخنست از صدر واز درگاه می بایذ آمذ بر خاست و عزم نماز کرد نقلست کـه کسی ازو برسیذ که شیخا کرامت تو جیست گفت من کرامات نمی دانم امّا آن می دانم که در ابتدا هر روز گوسفندی بکشتمی و تا شب بر سر نهاذه می گردانیذمی در جمله شهر تا تسوی سوذ کردمی یا نـه امروز جنان می بینم که مردان عالم بر می خیزند و از مشرق تا بمغرب بزیارت ما بای‌افزار در با می کنند جه کرامت خواهیـذ زیادت ازین رحمة الله علیه والله اعلم بالصواب

ذکر شیخ ابو علی دقّاق رحمة الله علیه

آن استاذ علم و بیان آن بنیاذ کشف و عیان آن گم شذهٔ عشق و مودّت آن سوختهٔ شوق و محبّت آن مخلص درد و اشتیاق شیخ وقت ابو علی دقّاق